THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تفسیر مواہب الرحمن میں مباحثِ سیرت کے مصادر و مراجع کا تعارف

An Introduction to the sources and references of Seerah discussions in Tafsir Mawahib-ur-Rahman

SAMI UL HAQ
PhD scholar, Department of Islamic studies Abdul Wali Khan University Mardan, Pakistan
Email address: samiulhaq080@gmail.com
Dr. Saeed-ur-Rahman
Assistant Professor Department of Islamic studies Abdul Wali Khan University Mardan, Pakistan,
Email address: saeed@awkum.edu.pk

Abstract

This research study explore the introductory and analytical study of the sources and references such as the scientific status, the basis of evidence, methodology and discussions related to the Seerah of the Prophet (SAW) mentioned in the Tafsir Mawahib-ur-Rahman. Seerah of the Prophet (saw) is the practical interpretation of the Holy Quran and the basis of Islamic civilization. This study examines which basic sources the commentator has used in describing various topics of the Seerah of the Prophet (saw), such as the mission, battles (Ghazawat and saraya), Meccan and Medinan life, expeditions, treaties, invitation and preaching, the Prophet's ethics, and other important events, and what is the scientific and hadith status of these sources. This research is based on descriptive, analytical, and comparative research methods. For this purpose, the biography of Prophet SAW mentioned in Tafsir Mawahib-ur-Rahman were compared with reliable books of Tafsir, Hadith, Biography and History, and the commentator's style of citing, selection of traditions and preferential principles were critically examined. The research concludes that the commentator has made extensive use of the Holy Quran, authentic Hadiths, authentic biography books and reliable historical sources in his account of the biography of the Prophet ﷺ. Although there are also different or weak traditions at some places, overall Tafsir Mawahib-ur-Rahman is a reliable scholarly source in terms of an authentic and comprehensive study of the biography of the Prophet ﷺ. This research not only strengthens the research study of sources and references in the field of Tafsir and Biography, but also provides useful guidance for future researchers.

Keywords: *Tafsir Mawahib-ur-Rahman, Biography of the Prophet ﷺ, Sources and References, Books of Tafsir, Books of Hadith, Books of Biography, Research Study.*

تعارف:

علوم اسلامیہ کا ایک اہم اور بنیادی شعبہ سیرتِ نبوی ﷺ ہے قرآنی تعلیمات اور حکامات کا عملی نمونہ آنحضرت ﷺ کا ذاتِ اقدس ہے۔ قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کو اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا"[1]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنی آیات سے صحیح فہم کے لیے سیرت نبوی ﷺ سے واقفیت ضروری ہے اسی اہمیت کے پیشِ نظر مفسرین نے تفسیرِ قرآن کریم میں جہاں لغت، فقہ، نحو وصرف اور اسباب نزول سے استفادہ کیا ہے، وہیں سیرتِ نبوی ﷺ کے بنیادی اور مستند مصادر کو بھی اپنی تفسیری فوائد کا لازمی حصّہ بنایا ہے۔ ہندوستان کے ایک مشہور محدث ومفسر سید امیر علی ملیح آبادی[2] نے مواہب الرحمن کے نام سے اردو زبان میں قرآن کریم کی ایک مفصل تفسیر لکھی۔ اس تفسیر کو اہل علم کے ہاں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ مفسرؒ نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے سیرتِ طیبہ ﷺ کے متعدد پہلوؤں کو مفصل بیان کیا ہے، بالخصوص آپ ﷺ کے غزوات وسرایا، مکی ومدنی دور کے حالات، پہلی وحی، دعوت وتبلیغ، اخلاق نبوی ﷺ، کفار کے ساتھ آپ کا رویہ اور معاملات، اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات سے متعلق آیات کی تفسیر میں انہوں نے مستند حدیثی، اور سیرتی مصادر سے استدلال کیا ہے۔ تفسیر مواہب الرحمن کا نمایاں وصف یہ ہے کہ اس میں مباحثِ سیرت کو محض ایک داستان اور قصہ کے طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان واقعات کی تائید کے لیے مستند روایات اور مصادرِ اصلیہ سے استدلال کیا ہے۔ مفسرؒ کا منہج یہ ہے کہ وہ سیرتِ نبوی ﷺ کے کسی پہلو کو زیر بحث لاتے ہوئے؛ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیات کو بنیاد بناتے ہیں اور پھر اس کی تشریح کے لیے احادیث سے استدلال کرتے ہیں اس کے بعد کتب سیرت سے اس کے شواہد پیش کر کے مفہوم مزید واضح کر دیتے ہیں۔

اس مقالے میں یہ واضاحت کی گئی ہے کہ مفسر نے مباحثِ سیرت میں کن بنیادی مصادر سے استفادہ کیا ہے، ان کے انتخاب کا معیار کیا ہے اور ان مصادر نے سیرتِ نبوی ﷺ کے واضاحت میں کیا اضافہ کیا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن کا تعارف:

تفسیر مواہب الرحمن المعروف بہ جامع البیان سید امیر علی ملیح آبادی کی مشہور علمی کاوش جو تقریباً نو ہزار صفحات پر مشتمل ہے یہ تفسیر پہلی دفعہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ سے 30 جلدوں میں 1896ء سے 1902 تک شائع ہوئی۔ سید امیر علی نے اس تفسیر کے ابتداء میں چار سو صفحات پر مشتمل ایک مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں علوم القرآن پر شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ مقدمہ کو مختلف فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور ہر فصل میں الگ پہلو پر بحث کی ہے۔

مفسر کے مطابق اس تفسیر کے سبب تالیف اہم داعیہ یہ تھا کہ برصغیر پاک وہند کے کم تعلیم یافتہ مسلمانوں، اور بالخصوص نوجوان طبقہ کے عقائد و نظریات کی اصلاح وتجدید کر کے ان کو غیر شرعی رسوم اور بدعات سے بچایا جائے، جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے:

" مترجم نے یہ تفسیر اہل السنۃ والجماعۃ کے لیے لکھی ہے، اور خصوصاً کم علم مسلمانوں کا لحاظ کر کے ان کے عقائد کو شک وشبہ سے بچانے کے لیے وساوس شیطانی کے رفع کرنے میں بہت کوشش کی، تاکہ نیچر، روافض اور خوارج کے اوہام سے بچ جاویں[3]"۔

سید امیر علی قرآن کی تفسیر کے لیے احادیث کو بنیادی مصدر مانتے ہیں اسی وجہ سے آپ نے بے شمار احادیث کا ترجمہ نقل کیا ہے احادیث صحیحہ علاوہ آپ تقریباً ہر قسم کے حدیث کو بیان کرتے ہیں۔ تفسیر مواہب کے تالیف میں آپ نے زیادہ انحصار ابن کثیر کی " تفسیر القرآن العظیم "پر کیا ہے اور نقد روایات کے اس میں بھی آپ نے علامہ ابن کثیر پر اعتماد کیا ہے

یہ تفسیر جمہور علماء کرام کے مسلک کی اچھی نمائندگی کرتی ہے تفسیر میں ہر پہلو کی وضاحت پائی جاتی ہے۔ مفسر حسب ضرورت فقہی مسائل کے بیان کا پورا اہتمام کیا ہے مسائل بیان کرنے کے دوران آپ مشہور فقہی مذاہب تحریر کرتے ہیں۔ اس تفسیر میں تصوف کے حوالے سے بھی کافی مباحث پائے جاتے ہیں، مقدمۃ التفسیر میں آپ نے مشہور متقدمین صوفیاء کے نام تحریر کئے ہیں، کتاب العرائس جو تصوف کی ایک مشہور کتاب ہے جگہ جگہ پر اس کے حوالہ دئے ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

سیرت نبوی کے متعلق بھی اس تفسیر میں کثیر روایات موجود ہیں، جن میں آپ ﷺ کی پیدائش، یتیمی، جوانی، سفر شام، بحیرہ راہب سے ملاقات، تعمیر کعبہ میں حصہ لینا، بعثت، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ، ہجرت، دعوت و تبلیغ، غزوات و سرایا، اہل کتاب سے مکالمہ اور مباہلہ، جیسے اہم مباحثِ سیرت کی وضاحت مختلف روایات و آثار کی مدد مفصل بیان کی گئی ہیں۔

ادر و مراجع کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

مصدر کے لغوی معنی: سرچشمہ، اصل، جڑ، کسی سے نکلنے اور جاری ہونے کی جگہ، ذریعہ، اس کی جمع "المصادر" بمعنی ذرائع، مآخذ اور حلقے ہیں[4]۔

مرجع کے لغوی معنی: جائے واپسی، اصل مآخذ، سرچشمہ، مرجع علم، وہ کتاب یا علم جس کی طرف علمی تحقیق کے لیے رجوع کیا جائے[5]۔

مصادر و مراجع کی اصطلاحی تعریف:

ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف صاحب لکھتے ہیں: "مصادر سے کسی فن کی بنیادی کتابیں مراد لی جاتی ہیں، جنہیں مآخذ اصلیہ (Original Sources) بھی کہا جاتا ہے، جب کہ مراجع سے کسی فن کی ثانوی کتابیں (Secondary Sources) مراد ہوتی ہیں۔ بنیادی کتابیں ہی ایسی ہیں جن کی عبارات درج کر کے ان سے کسی قسم کا استنباط یا استدلال کیا جا سکتا ہے، یا اُن سے استشہاد کیا جاتا ہے، جب کہ ثانوی مراجع علم کی کثرت یا بعض دیگر فوائد کے لیے ہوتے ہیں[6]"۔

سیرت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف:

لغوی تحقیق: سیرت کے لغت میں سوانح عمری، طریقہ، چال چلن، طور طریق، برتاؤ، عادت و خصلت اور طرز زندگی کو کہا جاتا ہے[7]۔

اصطلاحی تعریف: سیرت کی سب سے جامع تعریف شاہ عبدالعزیز نے کی ہے، ان کے مطابق سیرت کی تعریف یوں ہے:

"وہ حدیثیں جو ہمارے پیغمبر ﷺ کے وجود اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کے آل عظام سے تعلق رکھتے ہیں، اور نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے وفات تک کے حالات و واقعات کو شامل ہیں، وہ سیر کے نام سے موسوم ہیں[8]"۔

تفسیر مواہب الرحمن میں مباحث سیرت کے مصادر و مراجع

سید امیر علی ملیح آبادی نے تفسیر مواہب الرحمن میں سیرت کے مباحث دوسرے مباحث کی بنسبت تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ مختلف واقعات سیرت پر بحث کرتے ہوئے آپ ان کے مصادر اور مراجع کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ ذیل میں مصادر اور مراجع کی وضاحت کی گئی ہے جن سے مفسر نے سیرت نبوی ﷺ کے بیان کرنے میں استفادہ کیا ہے۔

1۔ قرآن کریم:

قرآن مجید کی بہت سی آیاتِ کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم لاریب کتاب ہے،

اور یہ قطعی الثبوت ہے، اسی وجہ سے سیرت طیبہ ﷺ کا اولین اور اصل مآخذ قرآن کریم ہی ہے قرآن کریم نے قبل از اسلام عربوں کی دینی، سیاسی، معاشرتی، اقتصادی، اور ثقافتی معاملات کے بارے میں بہت سے امور کی منظر کشی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید نے جزیرہ عرب اور اس کے آس پاس کی دیگر قدیم تہذیبوں پر بھی روشنی ڈالی ہے جس سے اسلام کی ابتداء اور اس سے پہلے کے انسانی معاشرے کی پوری حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ قرآن کریم سے سیرتِ نبوی ﷺ کے متعلق رہنمائی اور استفادے کے لیے ضروی کہ ہم ان تفاسیر کی طرف رجوع کرے جن میں مختلف آیات کی تفسیر کے لیے احادیث نقل کی گئی ہو۔ سید امیر علی نے چونکہ تفسیر بالماثور کا منہج اپنایا ہے اس لیے وہ سب سے پہلے کوشش کرتے ہیں کہ آیتِ قرآنی کی تفسیر قرآن ہی سے کی جائے، اسی وجہ سے مباحثِ سیرت کا پہلا مصدر بھی قرآن کریم ہیں۔ ذیل میں اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے کہ مفسر نے مباحثِ سیرت میں کس طرح قرآن کریم کے آیات سے استدلال کیا ہے۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر: میں نبی کریم ﷺ کی بروز قیامت گواہی دینے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا[9]"

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ: "اوراسی طرح ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا ہے تا کہ تم دوسرے لوگوں پر بنو، اور رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تم پر گواہ بنے"۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسر لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن امت محمد یہ گواہی دے گی اور پھر اس پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خود گواہی دیں گے، جیسا کہ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے۔ اسی آیت کی توضیح مفسر سورۃ النساء کی اس آیت سے کرتے ہیں:

"فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا[10]"

ترجمہ: "پھر (یہ لوگ سوچ رکھیں کہ) اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور اے پیغمبر ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف بطور گواہ پیش کریں گے"۔

مفسر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: " یہاں جس کے واسطے گواہی دی اس پر گواہ مثل ایک نگہبان کے ہے اس واسطے لفظ علی کے ساتھ فرمایا، جس میں ایک بلندی مرتبہ وعلوی شان آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہے "[11]۔

2۔ تفاسیر:

سیرت کا پہلا مصدر قرآن کریم ہے لیکن قرآن کریم کا صحیح مفہوم مستند تفاسیر کے بغیر سمجھنا مشکل ہے۔ اسی وجہ سے سیرت سے متعلق جتنی آیات ہیں ان کی وضاحت کے لیے تفاسیر کی طرف رجوع لازمی ہے۔ اور تفاسیر میں مباحثِ سیرت کے کافی مواد پائے جاتے ہیں۔ سید امیر علی ملیح آبادی نے بھی تفسیر مواہب الرحمن میں مشہور تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔ آپ نے زیادہ استفادہ تفسیر ابن کثیر سے کیا ہے یہاں تک کہ مواہب الرحمن کی تالیف میں اس کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے مفسر خود فرماتے ہیں:

" تفسیر منقول کے واسطے مترجم نے اسانید صحیحہ سے روایات کو تفسیر ابن کثیر اور علامہ بغوی کی معالم التنزیل وغیرہ کتب حدیث سے تتبع کیا اور بلاسند اقوال جن کو کتب تفسیر والے بغیر نشان ذکر کرتے ہیں، ان میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ابن کثیر کی نقل کی ہے تو البتہ اعتماد کیا کیوں کہ حافظ محدث ہیں، اور جن احادیث و آثار کو ابن کثیر مع اسناد نقل کیا اور اس کی نسبت خود صحیح کہا یا کسی محدث سے نقل کیا مترجم نے اس کی اسناد کو حذف کر کے صرف صحیح پر اکتفاء کیا کیوں کہ صحت اصل مقصود ہے"[12]۔

مذکورہ بالا تفاسیر کے علاوہ مفسر نے دیگر تفاسیر بھی سے حسبِ ضرورت اخذ کیا ہے، جن میں نواب صدیق حسن خان کی تفسیر فتح البیان، امام خطیب الشربینی کی تفسیر سراج المنیر امام نسفی کی مدارک التنزیل، تفسیر ابن ابی حاتم، اور محمد بن جریر الطبری کی جامع البیان فی تاویل القرآن شامل ہیں۔

3۔ کتب احادیث:

سیرت کا مفصل اور مستند مصدر احادیث صحیحہ ہیں۔ کتب احادیث میں آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے تمام اقوال وافعال اور تقریرات بہترین انداز سے جمع کر دیے گئے ہیں جس میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صورت مبارک، اخلاق عالیہ، معجزات وخصائص کی مکمل منظر کشی کی گئی ہے، اسی طرح آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے غزوات وسرایا کو بھی بعض محدثین ابواب کی صورت میں اور بعض متفرق روایات کی شکل میں بیان کرتے ہیں۔ پھر محدثین کا سیرت نگاری کے حوالے سے الگ الگ اسلوب ہے، مثلاً امام بخاری نے صحیح بخاری میں سیرت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حالات قبل از نبوت اور بعد از نبوت، غزوات و سرایا، دعوتی خطوط، وفود کا آنا، اہل کتاب سے مباحثہ، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے فضائل میں باقاعدہ الگ الگ ابواب قائم کئے ہیں۔ اسی طرح صحیح مسلم میں بھی سیرت طیبہ، بطور خاص غزوات وسرایا کے ضمن میں الگ الگ ابواب باندھے ہیں۔

امام حاکم نیشاپوری نے مستدرک حاکم میں بھی غزوات وسرایا سے متعلقہ احادیث الگ الگ ابواب میں نقل کئے ہیں۔ سنن اربعہ میں سے جامع ترمذی میں سیرتِ طیبہ کا مفصل ذکر موجود ہے، خصوصاً ابواب المناقب میں سیرت طیبہ کے بارے میں مفید مباحث ملتی ہیں۔ امام بیہقی کی سنن کبریٰ سیرت طیبہ کے مستند واقعات کثرت سے موجود ہیں۔ مسانید میں سے مسند امام احمد کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ غزوات وسرایا کے تحت اس میں سیرت سے متعلقہ کثیر واقعات ہیں۔ سیرت نبوی کا سب سے زیادہ سرمایہ مسند احمد ہی میں پایا جاتا ہے، سیرت اور مناقب کے ابواب میں سیرت طیبہ کے بیش بہا معلومات ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

سید امیر علی ملیح آبادی نے اپنی تفسیر میں اس دوسری مصدر سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور صحیحین کے علاوہ، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور مسند احمد سے کثیر تعداد میں روایات لئے ہیں۔ آپ نے سیرت کے ہر پہلو کی وضاحت احادیث کے حوالوں سے مدلل انداز میں کی ہے۔ مثلاً سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 190 کی تفسیر میں مفسر نے نبی کریم ﷺ کے رات کے معمولات کے متعلق کتبِ حدیث سے چند روایات نقل کی ہیں بطور مثال ایک روایت یہاں پر پیش کیا جاتا ہے:

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، پس رسول اللہ ﷺ نے ایک ساعت اپنے گھر والوں یعنی حضرت میمونہ سے باتیں کئے، پھر سوگئے، جب تہائی رات آخر تھی کہ اٹھے پس آسمان کی طرف نظر اٹھایا اور پڑھا:

"اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ[13]"

ترجمہ: "بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے بارے بارے آنے جانے میں ان عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں"۔

پھر کھڑے ہو کر وضو کیا اور مسواک کیا پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر بلال نے اذان دی پھر دو رکعتیں پڑھی پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھائی[14]" رواہ البخاری و مسلم۔

4۔ السیر والمغازی (محمد بن اسحاق)

محمد بن اسحاق بن یسار المطلبی متوفی 151 ہجری فن مغاری میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی، وہ امام فن مغازی کے نام سے مشہور ہیں۔ محمد بن اسحاق تابعی ہیں، صحابی رسول حضرت انس کو دیکھا تھا، علم حدیث میں کمال حاصل کی تھی۔ ان کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے میں محدثین کا اختلاف ہے امام مالک ان کے سخت مخالف ہیں، لیکن محدثین کا عام فیصلہ یہ ہے کہ مغازی اور سیر میں ان کی رواتیں استناد کے قابل ہیں، امام بخاری نے صحیح بخاری میں ان سے روایت نہیں لی لیکن جزء القراۃ میں ان سے روایت کی ہے

آپ نے عباسی خلیفہ منصور کے حکم پر فن سیرت میں کتاب "السیر والمغازی" لکھی ہے۔ یہ کتاب کو سیرت میں بنیادی اور اہم حیثیت رکھتی ہے اس کو سیرت کے مصادر میں شمار کیا جاتا ہے۔

تفسیر مواہب الرحمن میں سید امیر علی ملیح آبادی محمد بن اسحاق کے اس کتاب سے مباحث سیرت میں بھرپور استفادہ کیا ہے۔ غزوہ حمراء الاسد کے بیان میں مفسر محمد بن اسحاق کے حوالے سے روایت کچھ اس انداز میں بیان کی ہے:

" محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ معبد خزاعی نے جو اس وقت ایمان نہیں لایا تھا مگر آنحضرت ﷺ کا طرف دار تھا مکہ میں جاکر مشرکوں کو دھمکایا کہ محمد ﷺ کے ساتھ بڑا لشکر ہے تم وہاں پہنچتے ہی مارے جائیں گے۔ پس ابوسفیان اور اس کے ساتھی مکہ کی طرف بھاگ گئے[15]"۔

اسی طرح سورۃ البقرۃ آیت نمبر 217 کے ذیل میں سریہ عبداللہ بن جحش سے متعلق دوسرے مصادر سے کثیر روایات نقل کرنے کے بعد ایک روایت محمد بن اسحاق کے حوالے سے یوں ذکر کرتے ہے:

"اور محمد بن اسحاق بن یسار مدنی نے اپنی کتاب السیر میں روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ نے عبداللہ بن جحش کو ماہ رجب میں بدر اولی سے لوٹتے وقت سریہ روانہ کیا اور ان کے ساتھ آٹھ آدمی مہاجرین سے جن میں کوئی انصاری نہ تھا روانہ کئے[16]"۔

5۔ دلائل النبوۃ للبیہقی:

امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی متوفیٰ 458ھ نے دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ کے نام سے ایک معتبر کتاب لکھی۔ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور معجزات پر ایک مفصل، جامع اور مستند تالیف ہے۔ امام ابو بکر بیہقی محدثین کے طبقہ سے تعلق رکھتے تھے، آپ حدیث کے سند و روایت میں محتاط سمجھے جاتے ہیں یہی وجہ کہ آپ کی کتاب سیرت کے دیگر کتب کے مقابلے زیادہ مدلل اور مستند شمار کی جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مفسرؒ نے اکثر اہم مباحث سیرت میں امام بیہقی کے حوالے سے روایاتِ سیرت نقل کئے ہیں۔ مثلاً وفد نجران کا قصہ بیہقی کے حوالے سے مفصل نقل کیا گیا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4, No.1 2026
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

6۔الروض الانف:

الروض الانف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ہشام یہ امام ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ السہیلی متوفیٰ 581ھ کی نہایت عمدہ اور مستند شرح سمجھی جاتی ہے۔اس کتاب میں امام سہیلی نے سیرتِ طیبہ کے واقعات کی تشریح کرتے ہوئے آیات قرآنی،احادیث نبویہ،لغتِ عربی،انساب و اعلام اور تاریخی روایات سے استدلال کیا ہے۔مشکل الفاظ اور مغلق مباحث کی توضیح کی ہے،اس کے علاوہ مختلف روایات کا تقابلی جائزہ اور بعض تاریخی روایات پر علمی انداز میں تنقید بھی پیش کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ الروض الانف کو سیرت کے نبوی کے اہم مصادر میں شمار کیا جاتا ہے،بعد میں آنے والے اکثر سیرت نگاروں نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

سید امیر علی صاحب بعض مقامات پر سیرت کے مضامین سہیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مفسر تفسیر مواہب الرحمن میں سیرت کے مباحث کے لیے اس کتاب کو بھی ایک اہم ماخذ قرار دیا ہے۔

نتائج

1. سید امیر علی نے مواہب الرحمن میں سیرت کے بیان میں سب سے زیادہ اعتماد قرآن وحدیث پر کیا ہے۔
2. ان کے نزدیک صحاح ستہ سیرت کے بنیادی مصادر کی حیثیت رکھتی ہے۔
3. مفسرؒ نے محمد بن اسحاق کے السیر والمغازی،دلائل النبوۃ للبیہقی،تفسیر طبری،معالم التنزیل،اور تفسیر ابن کثیر جیسے اہم مصادر سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔
4. تفسیر مواہب الرحمن میں سیرت،حدیث،تفسیر،فقہی مسائل،فرق باطلہ کارد،تصوف وسلوک وغیرہ مباحث کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔
5. مفسر کا منہج یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ روایت کی صحت،قرآنی سیاق وسباق،اور سیرت نگاروں کی تحقیق تینوں کو یکجا کرتے ہیں۔اسی خصوصیت کی وجہ سے ان کی تفسیر مباحثِ سیرت میں قابل اعتماد علمی ذخیرہ ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. تفسیر مواہب الرحمن میں مباحثِ سیرت کے علاوہ فقہی مباحث بھی کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں فقہی مباحث کے مأخذ ومراجع پر تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے۔
2. اسی طرح اس تفسیر میں تصوف سے متعلقہ مفید مباحث موجود ہیں جن میں مصف نے متقدمین صوفیاء کے حوالے دئے ہیں،اس نوعیت پر تحقیقی خلاء پایا جاتا ہے۔
3. اس تفسیر میں فرق باطلہ،روافض،خوارج،معتزلہ،حروریہ،سبائیہ وغیرہ کا تعاقب کیا گیا ہے۔لہذا اس عنوان سے بھی تحقیقی کام کیا جاسکتا ہے کہ مفسر نے فرق باطلہ اور ان کے عقائد کا رد کس انداز میں کیا ہے۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مصادر و مراجع (Refrences)

1۔ سورۃ الاحزاب:21:33

2۔ آپ کی پیدائش موجودہ بھارت کے شہر لکھنؤ سے 15 میل کے فاصلے پر ملیح آباد گاؤں میں 1858ء کو ہوئی۔ آپ سید معظم علی بن سید خیرات علی کے فرزند رتھے۔ آپ کا ابتدائی نام عبد الرزاق تھا، جس کا تذکرہ آپ اپنے تصانیف میں جابجا کرتے ہیں۔

سید امیر علی ملیح آبادی کا سانحہ ارتحال رجب 1337ھ بمطابق 26 اپریل 1919ء بروز اتوار لکھنؤ میں پیش آیا۔

عبد الحی الحسنی، **نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر**، ج:08، ص:119

3۔ سید امیر علی ملیح آبادی، تفسیر مواہب االرحمن، ج:30، ص:854

4۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الوحید**، ص:739

5۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الوحید**، ص:494

6۔ ابو سلمان مولانا ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف، **علوم القرآن** (مردان: دار القرآن والسنۃ، اشاعتِ اوّل:1436ھ=2015ء)، ص:125

7۔ مولانا وحید الزمان قاسمی کیرانوی، **القاموس الوحید**، ص:675

8۔ شاہ عبد العزیز دہلوی، **عجالہ نافعہ** (قصور پنجاب، دار ابن بشیر، سن اشاعت: ن-د) ص:81

9۔ سورۃ البقرۃ 143:02

10۔ سورۃ النساء 41:04

11۔ سید امیر علی ملیح آبادی، تفسیر مواہب االرحمن، ج:02، ص:04

12۔ نفس مصدر، ج:30، ص:854

13۔ سورۃ آل عمران 190:03

14۔ الصحیح البخاری، کِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ الآيَةَ، حدیث نمبر:4569۔ الصحیح المسلم، حدیث نمبر:1792

15۔ سید امیر علی ملیح آبادی، تفسیر مواہب االرحمن، ج:04، ص:107

16۔ نفس مصدر، ج:02، ص:187